104412-نماز کی فرضیت سے جاہل ہونے کی بنا پر نماز ترک کرنے کا عذر

سوال

اگر کوئی مسلمان شخص کفریہ ملک میں ترک نماز کی حالت میں فوت ہوجائے، اور اسی طرح اگر اسلامی ملک میں ترک نماز کی حالت میں فوت ہونے والے شخص میں سے کون زیادہ برا ہوگا ؟

کیا کفریہ ملک میں فوت ہونے والا شخص معذور ہوگا کیونکہ وہ غیر اسلامی معاشرے ہیں رہتا تھا جہاں اذان سنائی نہیں دیتی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز ترک کرنا کفر اکبر ہے، اور تارک
نماز ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے، اس کے قرآن و سنت اور اجماع صحابہ سے دلائل
ملتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{.ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں
گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے) گنہگاروں سے سوال کرتے
ہونگے، تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دینگے کہ ہم نمازادا نہیں کرتے تھے
}.المدثر(38–43).

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز
کا چھوڑنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(82).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"جو کوئی بھی مکلفین میں سے فوت ہو
اور نماز ادا نہ کرتا ہو تو وہ کافر ہے، اسے نہ تو غسل دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی
نماز جنازہ پڑھی جائيگی، اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، اور
نہ ہی اس کے رشتہ دار اس کے وارث ہونگے بلکہ اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں
جمع کرایا جائیگا علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے؛ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا
عہد ہے، جو کوئی بھی نماز چھوڑے وہ کافر ہے"

اسے امام احمد اور اہل سنن نے صحیح
سند کے ساتھ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اور جلیل القدر تابعی عبداللہ بن
شقیق عقیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ کرام ترک نماز کے علاوہ کوئی فعل کفر نہیں سمجھتے تھے"

اس موضوع میں اور بھی بہت ساری
احادیث اور آثار پائے جاتے ہیں.

یہ تو اس شخص کے بارہ میں ہے جو نماز
کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ اس کی ادائیگی میں سستی و کاہلی سے کام لیتا ہے،
لیکن جو شخص نماز کی فرضیت کا ہی منکر ہو تو وہ کافر ہے، اور سب اہل علم کے ہاں
اسلام سے مرتد ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (10/
250).

دوم :

ترک نماز کی حالت میں فوت ہونے والے
شخص میں کوئی فرق نہیں کہ وہ مسلمان ملک میں فوت ہو یا کفریہ ملک میں لیکن یہ ہو

سکتا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کے درمیان بستے ہوئے نماز ترک کرے تو اس کا گناہ اور زیادہ ہو؛ کیونکہ وہ لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا، اور آذان کی آواز ہر وقت سنتا ہے.

سوم :

ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کفریہ ملک
میں رہتے ہوئے اسلام قبول کرے اور اسے ارکان اسلام اور واجبات مثلا نماز وغیرہ کا علم ہی نہ ہو، اس کا تصور تو اس شخص کے بارہ میں کیا جا سکتا ہے جو دور کسی ایسی بستی میں رہتا ہو جو علم اور مسلمانوں سے دور ہو، یا پھر جنگلوں میں ہو، تو ایسے شخص پر کافر کا حکم نہیں لگایا جائیگا، بلکہ اس کے گناہ کا بھی نہیں کیونکہ وہ جاہل ہونے کی بنا پر معذور ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"لیکن بعض لوگوں کو ان احکام سے جاہل
ہونے کی بنا پر معذور تسلیم کیا جائیگا، اور کسی کے کفر کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جائیگا جب تک اس پر تبلیغ رسالت کی حجت قائم نہ ہو جائے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا
فرمان ہے :

.{تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام
رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالی پر نہ رہ جائے}.النساء(165).

اس لیے اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور
اسے علم نہ ہو کہ اس پر نماز فرض ہے، یا اسے شراب کی حرمت کا علم نہ ہو تو وہ

اس کے عدم وجوب اور عدم تحریم کا
اعتقاد رکھنے پر کافر نہ ہوگا، بلکہ اسے سزا بھی نہیں ہوگی، حتی کہ اس تک حجت نبوی ن پہنچ جائے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی(406/11).

اور ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر
کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اسے اسلامی قوانین اور احکام کا علم نہ ہو اور وہ شراب
حلال اور انسان پر نماز فرض نہ ہونے کا اعتقاد رکھے اور اس کے متعلق اسے اللہ کا
حکم بھی نہ پہنچا ہو تو وہ بغیر کسی اختلاف کے کافر نہیں ہوگا، حتی کہ اس پر حجت
قائم ہو جائے اور وہ اس کا انکار کرے تو پھر بالاجماع وہ کافر ہو ہے"

دیکھیں : محلی ابن حزم (206/11).

اس جہالت میں شرط یہ ہے کہ جاہل شخص
اس جہالت کو سوال اور طلب علم کے ساتھ دور کرنے پر قادر نہ ہو.

قرافی المالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شرعی قاعدہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ
جس جہالت کو دور کرنا ممکن ہو وہ جاہل شخص کے لیے حجت نہیں بن سکتی؛ کیونکہ اللہ
سبحانہ و تعالی نے اپنے رسولوں کو رسالت دیکر مخلوق کی جانب مبعوث کیا، اور ان سب
پر اس کی تعلیم اور اس پر عمل واجب کیا، اس لیے علم اور عمل دونوں واجب ہیں جو کوئی
بھی حصول علم اور عمل کو ترک کرکے جاہل رہے تو وہ دو معصیت کا مرتکب ہوا کیونکہ اس
نے دو واجب ترک کیے ہیں.

دیکھیں : الفروق (264/4).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"یہ عذر اس وقت بن سکتا ہے جب اسے
زائل کرنے سے عاجز ہو، وگرنہ جب بھی انسان کو حق کی معرفت حاصل کرنا ممکن ہو اور وہ
اس میں کوتاہی کرے تو معذور نہیں ہوگا"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (280/20).

اور شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

ـ

" تعلیم حاصل کرنے والاجب حصول
تعلیم میں کوتاہی کرے اور لوگوں کی آراء کو علم وحی پر مقدم کرے تو یہ شخص معذور
نہیں "

دیکھیں : اضواء البیان (357/7).

مزید آپ سوال نمبر (
10065) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم